DATE: __/__/____ PMS, 2024

Islamic studies

MCQs.

(1) Hazart Yaqoob A.S.
(2) To sit
(3) (S)
(4) Al-Sirah al-Nabawiyyah
(5) Abu Sufyan
(6) Hazart Abu Bakar Siddique R.A
(7) Salat
(8) Safi-ur-Rehman Mubarik puri
(9) 10 Nabwi
(10) Molana Fazal-ur-Rehman
(11) STI AD
(12) Qaswa
(13) Hazart Hafsah bint-e-Umar R.A
(14) Abu Hanifah and Imam Shafi
(15) Al-Anbiya
(16) Al-Imran
(17) Jordan
(18) Muhammad bin Ismaeel.
(19) lying
(20) one fifth.

(1)

Scanned with CamScanner

DATE: __/__/____

Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

سوال نمبر ۶

عقیدہ توحید بیان کریں۔ انسانی زندگی میں اس کی اہمیت پر بحث کریں۔

تعارف

[illegible]

اسلام میں عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت پر بہت توجہ دی گئی ہے۔ اس سے مراد ہے کہ اگر ایک انسان ان تینوں عقائد پر شک نہ کرے اور دل و جان کے ساتھ مان لے تو وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے ضروری عقیدہ توحید ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ واحد لاشریک ہیں۔ وہ ہی تمام کائنات کا بنانے والا ہے اور زندگی اور موت اس کے ہاتھ میں ہے۔ عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہے جو ہر وقت اس پر نظر رکھے بیٹھا ہے۔ وہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اس طرح انسان اچھے اعمال کرتا ہے اور جو عبادت کرنے کا اس نے حکم دیا ہے، ان کو باخوبی نبھاتا ہے۔

عقیدہ توحید کا معنی و مفہوم

عقیدہ توحید سے مراد ایک ماننا اور یکتا ماننا کے ہیں۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک ماننا کہ وہ واحد ذات ہے جو ہمارا خالق و مالک ہے، اس کے سوا کوئی شریک نہیں۔

جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے:

DATE: __/__/____

"آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ واحد و لاشریک ہے، وہ بے نیاز ہے۔ نہ تو اس نے کسی کو پیدا کیا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں"

اس آیت مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان میں ایک ہی ذات ہے جو تمام نظام کو چلا رہی ہے۔ اس کے حکم کے بغیر دنیا میں کوئی بھی چیز حرکت نہیں کر سکتی۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے، اس کا مفہوم یہ ہے۔

"اور میری ہی عبادت کرو اور مجھ سے ہی مدد مانگو"

حدیث نبوی میں عقیدہ توحید کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے لیے نبی نازل فرمائے۔ یہ سلسلہ نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہوا جس کو ہم عقیدہ رسالت کہتے ہیں، یعنی رسول ﷺ پر ایمان لانا اور ان کو بھی تسلیم کرنا شامل ہیں۔ آپ ﷺ نے تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دعوت دی فرمائی اور ان کو اسلامی تعلیمات سے آراستہ کیا۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

"ہم نے نبی اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے عقیدہ توحید کی اہمیت لوگوں میں اجاگر کی اور ان کو دین الٰہی سے متعارف کروایا۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا دین مکمل کر دیا ہے اور لوگوں تک تمام احکامات پہنچا دیے ہیں۔

Types of Tauheed

Scanned with CamScanner

انسانی زندگی میں عقیدہ توحید کی اہمیت

عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جہاں پر اسلام نے دوسرے احکامات کی اہمیت کی بات کر رہی ہے۔ اس طرح عقیدہ توحید سے ہمیں بہت سبق حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات واحد و لاشریک

ایک ہی ذات ہے جو زمین و آسمان کے تمام امور کو اچھی طرح سے سرانجام دیتے رہی ہے۔ وہ ذات واحد ہے۔ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔ اس لیے اسلام نے سب سے پہلے عقیدہ توحید پر زور دیا ہے کہ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کو واحد نہیں مانتا اور اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتا وہ دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پاسداری

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے کچھ احکامات فرض کیے ہیں۔ جن کو بجا لانا ضروری ہے۔ ~~جیسے~~ جیسے کہ پانچ کی عبادت نماز اور دوسرے اسلام کے ارکان کی پاسداری ضروری ہے۔ اگر انسان عقیدہ توحید پر ایمان لاتا ہے کہ وہ ان احکامات کو دل و جان کے ساتھ عمل بھی کرے گا اور جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے بچنے کا حکم دیا ہے ان سے بچ کر اپنی آخرت کو بہتر بنائے گا۔

رسالت مآب پر ایمان

جس طرح اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے اس طرح حضور ﷺ پر ایمان لانا مومن کے لیے لازمی ہے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری اور رسول ہیں۔ ان کے آنے کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ قیامت

Scanned with CamScanner

وہ قیامت تک کے لیے رسول ہیں۔ آپؐ نے ہمیں زندگی گزارنے کے اصول بتائے۔ قرآن پاک کی تعلیمات سے آراستہ کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وہ کام کر کے بتائے جو ہمارے لیے روشن مثال بنے اس لیے رسالتؐ مآب پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ ہے:

"جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ آپؐ کی بھی دل و جان کے ساتھ قبول کرے۔ میں اس سے محبت کروں گا اور اس کے گناہ بخش دوں گا"

نیکی کی طرف راغب ہونا برائی سے بچانا

جب انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو وہ اس کے حکم کی پاسداری کرتا ہے۔ جن کاموں کا کرنے کا حکم دیا ہے وہ ان کو خوشی خوشی نبھاتا ہے اور برے کاموں سے بچتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوجاتا ہے اور اس کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔
دوسری طرف جھوٹ، دھوکے بازی اور فریب سے دور رہتا ہے وہ ہر اس عمل سے دور رہتا ہے۔ جس کے کرنے سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے دور ہوجائے۔ اس طرح عقیدہ توحید انسانی زندگی پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

خلاصہ:

عقیدہ توحید سے انسانی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ انسان برے کاموں سے دور رہتا ہے اور اپنے رب کے ساتھ اس مضبوط تعلق جوڑ لیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے جس کا مفہوم ہے:

Scanned with CamScanner

"اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقوں میں نہ بٹو"

سوال نمبر 5

اسلام عورت کو بطور انسان ....؟

تعارف

اسلام سے قبل عورت کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اس کو معاشرے پر بوجھ سمجھا جاتا تھا۔ اسلام کی آمد عورت کے لیے کوششوں کا پیغام لے کر آئی۔ جن پر اس نے عورت کو معاشرے کا ایک فرد قرار دیا بلکہ اس کو مساوی حقوق بھی فراہم کیے اس کی عزت کی پاسداری کا ذکر کر کے قرآن کو وہ درجہ عطا کیا کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھ دی۔ اس لیے ضروری ہے۔ ضرورت اس عمل کی ہے کہ عورت کو وہی عزت دی جائے اور وہی وقار دیا جائے جو اسلام نے اس کے لیے صرف کیا ہے۔

عورت کی زندگی اسلام سے قبل۔

اسلام کے آنے سے پہلے عورت کو مرد کے مقابلے میں اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ کچھ روایات میں آتا ہے کہ ان کو زندہ گاڑ دیا جاتا تھا۔ صرف لڑکے کو اہمیت دی جاتی تھی کہ وہ وارث ہے اور اس کی درجہ بھی زیادہ ہے۔ عورت کے لیے کوئی حقوق نہیں تھے اس کو جائیداد میں بھی حصہ نہیں دیا جاتا تھا اور لاوارث چھوڑ دیا جاتا تھا اس طرح ان کی عزت اور عظمت کی پرواہ نہیں تھی۔

اسلام کی آمد اور عورت کی اہمیت

اسلام کی آمد عورت کے لیے کوششوں کا پیغام لے کر آئی۔ اس نے جو عورتوں کو وہ حقوق عطا کیے جو آج تک کسی مذہب نے عطا نہیں کیے۔ اس طرح ہمیں عورت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔

"اور عورتوں کے معاملے میں انصاف رکھو"

عورت بحیثیت انسان اہمیت

عورت کی عزت اور عظمت کا اندازہ ہمیں اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے عورتوں اور بچوں کو جنگ کے دوران بھی قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس قدر عزت دی کہ جنت کو اس کے پاؤں کی زینت بنا دیا۔ عورت چاہے ماں ہو بیوی بیٹی ہو یا پھر بیوی ہو یا بہن ہر ذات کا ایک الگ مقام اور مرتبہ ہے۔

عورتوں کے حقوق اسلام کی روشنی میں۔

اسلام نے عورت کو بے شمار حقوق سے نوازا ہے۔ جن میں سے کچھ حقوق مندرجہ ذیل ہیں۔

علم تعلیم کا حق

جس طرح مرد کو علم حاصل کرنا ضروری ہے اس طرح عورت کے لیے بھی ضروری ہے۔ حدیث نبی ہے۔

"علم حاصل کرنا مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے"

Scanned with CamScanner

جہاں یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت کو تعلیم دینے کا کیا فائدہ اس نے دوسرے گھر جانا ہے۔ اس لیے بھی عورت کو اس حق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اس لیے اسلام نے عورت کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے۔

وراثت میں حق

اسلام سے قبل وراثت میں صرف لڑکے کو حصے دار بنایا جاتا تھا۔ اس طرح عورت کو وراثت کے حصے سے محروم کر دیا جاتا تھا۔ قرآن پاک اور اسلام نے اس مسئلے کو بھی حل کیا۔

ارشاد ربانی ہے۔ جس کا مفہوم ہے:

"رشتہ دار اور والدین کے ترکے میں جو بچے وہ لڑکے ہیں۔ رشتے دار اور والدین کے ترکے میں جو بچے وہ لڑکی کا ہے"

دوسری طرف اسلام نے ایک حصہ عورتوں کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ یعنی لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ اس طرح اسلام نے عورت کو وراثت میں بھی شامل کیا۔

شادی کا حق۔

شادی کا حق سے مراد ہے کہ عورت کو کسی شادی کرنے سے پہلے مشورہ کیا جائے۔ اس سے اس کی رضامندی لی جائے۔ اس کے بعد فیصلہ کیا جائے۔ دوسری طرف اسلام نے مہر کی رقم مقرر کی ہے جو نکاح کے فوراً بعد ادا کرنی ہے۔ یہ عورت کا حق مہر ہے۔ جو لازم و ملزوم مطلوب ہے۔ اس سے ایک مثال ملتی ہے کہ جب حضرت علی رضی کا رشتہ آیا تھا۔ حضرت فاطمہ رضی کا ہے۔ آپ نے اس وقت بھی اپنی بیٹی سے رضامندی لی تھی تاکہ ثابت ہو عورت کا حق ہے۔ اس طرح ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عورت سے رضامندی لینا اس کا حق ہے۔

DATE __/__/__

زندگی کے تحفظ کا حق

اسلام سے قبل عورت کو ناحق قتل کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے عورت کو زندگی کے تحفظ کا حق دیا۔
قرآن پاک میں ارشاد باری ہے:
"جس نے ایک انسان کی جان کو چھوڑ کر قتل کیا گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا"

انتخابی عہدے حاصل کا حق۔

اسلام نے تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عورت کو سیاسی اور انتخابی عہدے حاصل کرنے کا بھی حق دیا ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں بہت سی خواتین مختلف عہدوں پر فائز رہیں۔
صلاح الدین ایوبی کی بھتیجی نے دو اسیم کا عہدہ سنبھالا۔ اس طرح حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت عبداللہ کی بیٹی کو عدالتی ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔
اس طرح اسلام نے عورت کو زندگی کے ہر شعبے میں شامل کر کے اس کا حق، مرتبہ بڑھا دیا ہے۔ اس کو عزت دی اور اس کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

Political rights
Economic rights
Status as mother, wife and daughter

حسن اخلاق کا حق۔

مرد کو اسلام نے عورت سے مضبوط اس لیے بنایا ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے۔ اس کی عزت کرے اور اس کے تمام حقوق پورے کرے۔
جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے:
"اور عورتوں کے معاملے میں انصاف اور حسن اخلاق کو ملحوظ رکھو"

Scanned with CamScanner

پردے کا حق

دوسری طرف اسلام نے عورت کو پردے کا حق دیا ہے اور ان پر اپنے گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ وہ گھر کی مالک ہے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر کا خیال رکھے اور بلا وجہ گھر سے باہر نہ جائے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے:

"اے ایمان والو دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت داخل نہ ہوا کرو اور سلام میں پہل کیا کرو"

ان حقائق سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو کس قدر اہمیت دی ہے۔ کیونکہ عورت کی وجہ سے انسان کی نسل چلتی ہے۔ اور وہ بہت تکالیف برداشت کرتی ہے۔ اس لیے مرد کو چاہیے کہ ان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے اور ان سے انصاف کریں۔

خلاصہ:

آپ ﷺ کی تشریف آوری کی وجہ سے عورت کو اس کے حقوق میسر آئے۔ ان کی عزت اور عظمت میں اضافہ ہوا۔ عورت کو علم، عزت، مال، جان، زندگی اور شادی کے حق سے لے کر زندگی کے تمام شعبوں میں حقوق فراہم کیے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان حقوق کو دل و جان کے ساتھ تسلیم کرتے ہوئے عمل کیا جائے اور عورت کے معاملہ میں ناانصافی نہ کیا جائے۔

سوال نمبر (8)

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

تعارف:

سرکاری ملازم ایک نمائندہ کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ وہ اس کے اور ریاست کے درمیان ایک محافظ کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ جو وہ بحیثیت افسر سرانجام دیتا ہے۔ اسلام کے مطابق سرکاری ملازم کی ذمہ داری وہی ہیں جو خلفاء راشدین کے دور میں ان پر فرض تھیں۔ جو رسالت مآب ﷺ کے دور سے چلی آرہی ہیں۔ اصل ذمہ داریاں ان کو ہی کیا جاتا ہے جو اسلامی معاشرے میں سرکاری افسر پر فرض ہوتی ہیں۔

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہیں۔

جھوٹ سے گریز

سب سے اہم ترین جو ڈیوٹی ہے یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولے کیونکہ مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جھوٹ سے دور رہنا ایک ملازم کے لیے نہیں بلکہ ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔

حسن اخلاق سے پیش آنا

لوگوں کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آنا۔ ان کے مسائل حل کرنے کے لیے ہر وقت کوشاں رہنا۔ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ سب سے بہترین انسان وہ ہے جو تم سب میں اخلاق کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اس لیے [illegible] سرکاری ملازم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے عمل میں حسن اخلاق کو خاطر میں لائے۔

Scanned with CamScanner

وقت کا صحیح استعمال

اسلام نے وقت کے صحیح اور ضروری استعمال پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وقت سے بہتر فائدہ کیسے ہوتا ضروری ہے۔ ایک اور اپنا وقت ایسے ہی آنے والا کل پر نہ چھوڑو۔

میرٹ کا فروغ

اس سے مراد ہے کہ سرکاری ملازم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے منصب کا درست استعمال کرے۔ کسی شخص کو سب میرٹ کے بھرتی نہیں کیا جائے۔ اس طرح اداروں کی کمزوریاں کو نقصان پہنچتا ہے دوسری طرف معاملات میں دیانت داری سے کام ہو۔ تاکہ معاشرہ ترقی کرے اور خوشگوار رہے۔

منصب کا درست استعمال

اس سے مراد یہ ہے کہ ہر سرکاری ملازم پر لازم ہے کہ وہ اپنے منصب کا درست استعمال کرے۔ کسی بھی ناجائز ذرائع سے تعلق نہ رکھے اور نیک نیتی سے اپنے ادارے اور لوگوں کے لیے کام کرے اپنے عہدے کی پاسداری کرے۔ اس سے ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ جس طرح خلفاء الراشدین نے ہمیں سبق دیا ہے۔ ہر شخص کو میرٹ پر عہدے میں تعینات کرے۔

ریاست کے ساتھ وفاداری

ریاست اور سرکاری ملازم کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ وہ ان تمام وعدوں کے دائرے کے اندر رہ کر اپنی ملازمت سرانجام دیں تاکہ وہ ایک وفادار شہری کہلائے۔

Scanned with CamScanner

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے:

"اپنے وعدے پورا کیا کرو، کیونکہ وعدے کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔

عوامی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہنا۔

سرکاری ملازم چونکہ عوام کا نمائندہ ہوتا ہے اس لیے اس پر لازم ہے کہ وہ عوام کے مسائل کو سمجھے اور ان کا ایک واضح حل نکال کر اس پر عمل کرے۔ ~~دوسری طرف عوام کو آنے والی مشکلات سے باخبر~~ دوسرے ملازم پر لازم ہے کہ وہ عوامی مشکلات سے باخبر رہے کیونکہ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں قیامت کے روز سوال کیا جائے گا۔

سرکاری وسائل کی حفاظت

آج کل ملازم سرکاری وسائل کو اپنی ذاتی سمجھ کر غلط و غیر ضروری کام میں استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے یہ بھی ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ سرکاری وسائل کو اپنے ذاتی وسائل سے زیادہ حفاظت کریں۔ ان کا درست استعمال کریں اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

دفتری اوقات کا لحاظ

وقت ایک قیمتی چیز ہے۔ اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔ اس طرح ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ وہ وقت پر آئیں اور اپنا کام مکمل کر کے ان لوگوں وقت پر واپس جائیں۔ ایک کہاوت ہے۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ جو کل کام آج کر سکتا ہے اس کو اسی دن پورا کرنا چاہیے اور وقت کی قدر کرنی چاہیے

عدالت و پارسائی

اس سے مراد ہے کہ انسان کا جو حکمران کا حال ہو۔ پرہیزگار ہو، سچا ہو، امانت دار ہو۔ اس پر صفات ہیں۔ جو ایک انسان کو عادل بناتی ہیں قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قریب عادل حکمران ہو گا اور سب سے زیادہ قابل نفرت اور سب سے دور بیٹھنے والا سب سے ظالم حکمران ہو گا۔

بقول اقبال

نرم دم گفتگو گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل پاکباز

خلاصہ:

ان سب ذمہ داریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری ملازم کس قدر قابل اور محنتی ہونا چاہیے۔ اگر اس میں امانت و دیانت اور دیانت کے ساتھ وفاداری جیسی صفات موجود ہیں تو ایک کامیاب سرکاری افسر ہے

بقول شاعر

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

Scanned with CamScanner

سوال نمبر ۲

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس نے انسان کو زندگی گزارنے کے تمام اصول واضح کیے ہیں۔ دوسری طرف خلفاء راشدہ میں بھی زندگی گزارنے اور حکمرانی کے سنت کے مطابق طریقے موجود ہیں۔ ان سب صفحات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے انسان کو ہر شعبے میں رہنمائی دی ہے۔ چاہے سیاسی ہو، روحانی ہو یا سماجی۔ دوسری طرف اگر ہم گوڈ گورننس کی بات کریں تو اسلام میں طرز حکمرانی کے جو اصول موجود ہیں۔ ان پر عمل کر کے ایک بہترین حکومت کی تشکیل دی جا سکتی ہے۔

اسلامی تعلیمات اور گوڈ گورننس

اسلامی تعلیمات میں طرز حکمرانی کے لیے ایک عملی مثال آپ ﷺ کی ہے۔ جس طرح انہوں نے حکومت کی تشکیل دی۔ اس کے بعد خلفاء راشدہ کی بات آتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض سے لے کر حضرت علی رض تک مختلف خلفاء نے گورننس سے متعلق اصول و ضوابط بیان فرمائے اور ایک بہترین معاشرے کی بنیاد رکھی۔ جیسے کہ حضرت عمر رض نے اسلامی عدالتی نظام قائم کیا۔ اس کے علاوہ پولیس اور انٹیلیجنس سسٹم کو واضح کیا۔ وغیرہ۔ اس طرح کے اصول کو اگر پاکستان کی طرز حکمرانی میں شامل کر دیا جائے تو پاکستان کا سیاسی نظام بہترین مثالی بن سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سب سیاست دانوں کو ایک میز پر آنا ہوگا۔ تا کہ پاکستان ایک

Scanned with CamScanner

مثالی ملک بن جائے۔ جس میں انصاف کا بول بالا ہو۔ میرٹ کو فروغ دیا جائے اور سب سچ پر بات کی جائے۔

گوڈ گورننس کی اہمیت

گوڈ گورننس ایک سسٹم ہے جس میں انصاف کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔ سچ کو فروغ دیا جاتا ہے۔ کرپشن سے پاک ایک صاف حکومت کا قیام ہوتا ہے۔ جس میں لوگ منصفانہ طریقے سے اپنے امیدوار منتخب کرتے ہیں تاکہ لوگ اور آنے والی نسلیں ایک اچھے اور پرسکون معاشرے میں زندگی گزار سکیں۔ گوڈ گورننس کی چند اہم خصوصیات زیرِ غور ہیں۔

انصاف کا بول بالا

اگر اسلامی تعلیمات کی بات کی جائے تو گوڈ گورننس میں سب سے اہم چیز یا صفت یہ ہے کہ وہاں سب لوگوں کو برابر کے حقوق دیے جائیں۔ سب خوش رہیں اور امیر غریب کا فرق ختم کر دیا جائے۔ پاکستان میں انصاف دور دور تک دیکھنے کو نہیں مل رہا۔ غریب لوگ دو وقت کی روٹی کے لیے ترس رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ اگر میری حکومت میں ایک کتا بھی بھوکا مر گیا تو میرے سے سوال ہو گا کہ تم نے اس کا خیال کیوں نہیں رکھا۔

کرپشن سے پاک صاف نظام

پاکستان میں آج کل سب سے بڑا مسئلہ کرپشن کا ہے۔ ~~[illegible]~~ کرپشن نے اداروں کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر دیا ہے۔ دوسری طرف مرکزی

زندگی کے لالچ میں حلال اور حرام کا فرق بھول کر اپنی دولت بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں۔ جن سے ان کے ذاتی مفادات تو پورے ہو رہے ہیں مگر ان کی حکومت اور ملک کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اسلام کے مطابق ترقی کو تسلسل میں رکھنا ہے۔ ہمیں خلفائے راشدین کے طرزِ عمل کے مطابق اپنے سیاسی، معاشی اور سماجی نظام کو ڈھالنا ہوگا۔ اگر مجرموں کو اسلام کے مطابق سزائیں جاری کی جائیں تو پھر پاکستان میں بھی گورننس بہتر ہو سکتی ہے۔

اسلامی معاشرہ اور نظامِ احتساب

احتساب سے مراد ہے کہ جواب دہ ہونا اپنے عمل کا جواب دینا ہو۔ جس طرح ہم جو کچھ دنیا میں کریں گے اس کا حساب ہمیں اللہ تعالیٰ کو قیامت کے روز دینا ہوگا۔ اس طرح حکومتی نظام میں بھی احتساب کے سسٹم کو بہتر ہونا ہے۔ اس سے نظام میں شفافیت آئے گی اور لوگ غلط کاموں کی طرف راغب نہیں ہوں گے۔

بقول اقبال ہے:

ع

صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

اس شعر سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جو قوم اپنے عمل کی جواب دہ ہو گی وہی ترقی کرے گی۔ آج کل پاکستان میں بڑے بڑے سیاستدان جواب دہ نہیں ہوتے اور قوم کا فائدہ اٹھا کر سرخرو ہو جاتے ہیں۔ احتساب کے نظام

Scanned with CamScanner

سے معاشرے میں برائی کم ہوگی اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔

قانون کی بالادستی:

• اس سے مراد ہے کہ قانون سب کے لیے برابر ہونا چاہیے۔ امیر ہو یا غریب کیونکہ اسلام نے سب کو برابر حقوق فراہم کیے ہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ سب آدم کی اولاد ہیں اور سب انسان برابر ہیں کسی میں کوئی فرق نہیں ہے۔

دوسری طرف پاکستان میں بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ قانون کی بالادستی ہو سب کو انصاف دیا جائے۔ اور معاشرے کی سطح بہتر ہونی چاہیے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ سب کو دامن ذاتی کا حق حاصل ہونا چاہیے۔

خلاصہ:

یہ کچھ اہم اصول ہیں جن کی بدولت ایک اسلامی ریاست کی تعلیمات کے مطابق گڈ گورننس کے نظام کو تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ چونکہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ اس میں اقتدار اعلیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اس لیے آئین پاکستان کے مطابق یہاں پر ہر قانون قرآن و سنت کے مطابق نافذ ہونا چاہیے۔ تاکہ ایک پرسکون اور خوشگوار معاشرہ پروان چڑھ سکے۔

Scanned with CamScanner